عمر بھر فیض احمد دین احمد کو نہیں بھولے
مگر دین بھی نہیں بھولے گا خدمت فیض احمد کی
تاثرات برائے
فیضِ ملّت
از
علّامہ حافظ جام محمدؒ
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم

# تاثرات برائے فیض ملت

از

حضرت علامہ مفتی حافظ جام محمد اکبر یٰسین دامت برکاتہم العالیہ

# حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ علیہ

## آپ محقق ،مصنف اور علم پرور شخصیت تھے

حضرت قبلہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ 1932ء میں ضلع رحیم یارخان کی ایک نواحی بستی حامد آباد میں مولانا نوراحمد صاحب کے گھر میں پیدا ہوئے۔آپ کا تعلق لاڑ قبیلہ سے ہے۔علامہ اُویسی صاحب نے ابتدائی تعلیم رسمی مروجہ طور طریقوں کے مطابق اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور بعدازاں حفظ قرآن ،دورہ حدیث ،دورہ تفسیر اور درسِ نظامی کی اعلیٰ تعلیم سراج احمد ،مولانا حافظ جان محمد ،حافظ غلام یٰسین ،حضرت علامہ خورشید احمد فیضی اور استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالکریم اعوان فیضی سے حاصل کی۔تحصیلِ علم کے بعد علامہ اُویسی نے اپنے آبائی گاؤں میں ایک مدرسہ قائم کیا اور درس وتدریس کا سلسلہ شروع کردیا۔کچھ عرصہ کے بعد آپ بہاولپور میں 1963ء میں تشریف لے آئے اور موجودہ محکم الدین سیرانی روڈ پر ایک عظیم الشان مسجد و مدرسہ کی بنیاد رکھی ، یہ 1967ء کا قصہ ہے جب بہاولپور میں سیرانی مسجد اور مدرسہ اُویسیہ رضویہ ایسی عدیم المثل جامعہ کی بنیادیں استوار کی گئیں۔علامہ اُویسی صاحب نے ساری زندگی تعلیم وتربیت اور وعظ و نصیحت میں بسر کردی۔آپ روحانی بزرگ حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی کے دربار کے گدی نشین بزرگ حضرت خواجہ محمد الدین سیرانی کے مرید ہوئے اور اپنی درس گاہ کو بھی اس نسبت سے موسوم کیا۔

حضرت قبلہ فیض احمد اُویسی ایک عظیم محقق ،مصنف ،مفسر ،محدث ،مترجم اور کہنہ مشق تخلیق کار شخصیت کا نام ہے۔ انہوں نے سادہ سلیس زبان میں ایک بڑا اسلامی لٹریچر خاص و عام تک پہچایا ہے۔آپ کا برق رفتار قلم اور کثرت تصانیف و تالیف پورے عالمِ اسلام میں منفرد و جداگانہ اسلوب کی حامل ہیں ،چناچہ آپ مسلسل تحریر و تقریر اور درس وتدریس سے جڑے رہے۔ایک محتاط اندازے کے مطابق حضرت علامہ اُویسی صاحب کی چھوٹی بڑی کُتب ورسائل و جرائد کی تعداد چار ہزار کے لگ بھگ ہے جو نہ صرف اسلامی تاریخ میں ایک انوکھی مثال ہے۔

علامہ موصوف کی تمام تفاسیر و تخلیقات ادبی فکری ،روحانی اور تحقیقی طور پر اعلیٰ پایہ کی ہیں ،درحقیقت ان کی علمی و فکری تحریک میں ایک سچے عاشقِ رسول اور متبحر شخص کی جھلک نظر آتی ہے۔تفسیر فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان، فتاویٰ اُویسیہ ،شرح حدائق بخشش ،ذکر سیرانی ترجمہ و تشریح صحاح ستہ ،ترجمہ کیمیائے سعادت ،ترجمہ احیاء العلوم ،ترجمہ مکاشفۃ القلوب ،ترجمہ شرح الصدور ترجمہ البدور السا فرہ فی احوال الآخرہ ،ترجمہ الساعہ (قیامت کی نشانیاں)، الزواجر عن اقتراف الکبائر کا اردو ترجمہ،جہنم سے

بچانے والے اعمال اور سفر نامہ شام وعراق علامہ صاحب کی معروف کُتب ہیں ۔علاوہ ازیں شیخ سعدی کی کتاب کریما سرائیکی ترجمہ، سرائیکی نعتوں کا مجموعہ، دیوان فرید کی سرائیکی تشریح، دیوان اُویسی بھی ان کی ایک بہت بڑی کاوش اور محنت کاثمر ہے۔

قبلہ اُویسی صاحب ایک بڑے عالم وفاضل ہونے کے ساتھ ساتھ ملنسار، خوش اخلاق، صوفی منش، درویش صفت اور مجاہد انسان تھے انہیں اپنے سرائیکی وسیب اور پاکستان سے بے حد محبت تھی، انہوں نے جہد مسلسل کے ساتھ جہالت کا خاتمہ کرنے کیلئے علمی وعملی طور پر ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ جس سے عوام الناس کو خیر و برکت حاصل ہورہی ہے، انہوں نے دوردراز کے دیہاتوں اور شہروں میں نہ صرف دورہ حدیث وتفسیر کیلئے لیکچر دیئے بلکہ اسلامی عقائد واقدار سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے وسیلے سے براہ راست اور صراط مستقیم پر گامزن کرنے کیلئے بھرپور کوشش کی۔ چناچہ انکی قائم کی ہوئی درسگاہ جامعہ اُویسیہ رضویہ آج بھی پورے پاکستان کی بڑی جامعات میں شمار ہوتی ہے اور اس سے فارغ التحصیل طلباء وطالبات کی تعداد ہزاروں میں ہے۔اب یہ طلبہ جید عالم، محدث حفاظ اور قراء بن کر فکرِ اُویسی کے ساتھ ساتھ اپنے وسیب اور ملک میں اسلامی تعلیمات کو عام کررہے ہیں، اس طرح علامہ اُویسی صاحب کی تمام اولاد بھی اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وسیب میں تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے جبکہ ان کے ہم عصر علماء موصوف کی اعلیٰ خدمات کے معترف رہے ہیں۔

علامہ اُویسی صاحب کا وصال حال ہی میں 15 رمضان المبارک 1431ھ بمطابق 26 اگست 2010ء بروز جمعرات کو بعد نمازِ فجر ہوا۔ (حافظ جام محمد اکبر یسین)